Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

CHRISTIAN WARRIOR

COMMANDS

July 2011

مسیحی جنگجو

احکامات

جولائی 2011ء

مصنف: پاسٹر جین کننگھم

سٹڈی بک: کرسچن وارئیر

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

Email:gracebiblechurchpakistan@gmail.com
www.gbcpakistan.org

مسیحی جنگجُو

فہرست

پیش لفظ

سرگرمیاں 1

فوجی بھرتی 2

مشق 3

احکامات 4

قلعہ بند فوج 5

جماعت کی تشکیل 6

جنگ کی تفصیلات 7

کھڑے ہونا 8

جنگی حکمتِ عملی 9

مخبر سکاؤٹ 10

پیش قدمی کی ہدایت 11

سورما 12

فتح 13

جنگ کا اختتام 14

4۔احکامات

1 کرنتھیوں 19,8:14

افسیوں 16-11:4

جب فوجی مشقیں کروانے والا شخص یعنی نشاندار یہ کہتا ہے کہ، بائیں دیکھ، آگے چل، تب سپاہیوں سے دائیں دیکھنے اور آگے بڑھنے کی توقع کی جاتی ہے۔ خصوصاً جنگ کے ایام میں، ہر سپاہی کے لئے درست وقت میں درست مقام پر ہونا اور درست کام کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔لیکن ایسا کرنے لئے سپاہی کو چاہیئے کہ حکموں کو سُنے اور سمجھے۔

قدیم زمانہ میں، فوجوں کی پیشقدمی کے لئے اور میدانِ جنگ میں جنگی نرسنگے استعمال کئے جاتے تھے۔ بعض اوقات یونانی لفظ Salpigx کا ترجمہ، نرسنگا، جس کی بلند آواز ہوتی تھی، اور جب کسی کے بولنے سے حکموں کا جاری کیا جانا ممکن نہیں ہوتا تھا، اِن نرسنگوں کی آواز لڑائی کے شور شرابے کے باوجود سننے میں بہت صاف اور واضح ہوتی تھی۔ میدانِ جنگ میں کسی بھی سمت سے سپاہی اس کی آواز سن سکتے تھے اور نرسنگے کی آواز کے احکامات کو سمجھتے تھے۔

مسیحی سپاہیوں کو بھی چاہیئے کہ زندگی کے شور شرابے میں اپنی زندگیوں کی حقیقی راہنمائی کے لئے صاف اور واضح ابلاغ رکھیں۔ کسی بھی جنگی ابلاغ کی طرح اِسے بھی صاف اور واضح ہونا چاہیئے اور سب سے اہم بات یہ کہ اِسے سمجھا جانا چاہیئے۔

خدا کے کلام کو ہر طرح کی گندگی، الجھنوں، پھندوں اور جدید زندگی کی پریشانیوں میں سے گزر کر ایماندار کے سامنے معاملات کی وضاحت کرنی ہوتی ہے۔

اگر زندگی کے معاملات واضح نہ ہوں تو ایماندار میدانِ جنگ میں مرنے والوں کی طرح گر جائے گا۔ دشمن پر کامیابی کے ساتھ غالب آنے کے لئے مسیحی ایماندار کو لازماً یہ سمجھ ہونی چاہئے کہ وہ تاریخی اعتبار سے کہاں ہے، خدا کے منصوبے کے مطابق اپنے ارادے میں کہاں ہے اور اُس کے پاس کون کون سے ہتھیار اور ساز و سامان موجود ہے۔

نرسنگا (تُرہی)

''اگر تُرہی کی آواز صاف نہ ہو تو کون لڑائی کے لئے تیاری کرے گا؟''

1 کرنتھیوں 8:14

پولس یہاں ایک وضاحتی لفظ سے آغاز کرتا ہے ''اگر''، کیونکہ اُسے کرنتھیوں کی کلیسیا کے ساتھ ایک حقیقی مشکل پیش آ رہی تھی۔ جب کرنتھیوں نے زبانوں کی نعمت کے بارے میں سُنا، تو ایسا لگتا تھا جیسے وہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ وہ سب ایک مجلس ہو کر اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ہلڑ مچا دیا، انہوں نے بدکلامی کی، انہوں نے چیخ و پکار کے ساتھ نعرے بازی کی، وہ آہیں بھر بھر کر بڑبڑانے لگے، ہر کوئی اپنے جذباتی رُخ پر چل دیا، اور انہوں نے کچھ نہ سیکھا۔ وہ زندگی کے لئے تیار نہ تھے مگر اُن کے لباس میں ایک جذباتی نوعیت کی ہلچل اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

1 کرنتھیوں 12-14 میں پولس زبانوں کی بابت سرزنش اور ملامت کرنے کے لئے پورے تین ابواب مختص کئے ہیں۔ 1 کرنتھیوں 8:14 میں وہ یونانی زبان میں salpigx کی مدد سے اپنے فوجی علم کا اطلاق کرتا ہے۔

ہم گنتی 10 باب سے جانتے ہیں کہ یہودیوں کے نزدیک نرسنگے کے کیا معنی تھے۔ نرسنگا لوگوں کی جماعت کو اکھٹا کرنے کے لئے پھونکا جاتا تھا؛ اِس میں لوگوں کے لئے انتباہ ہوتا جس میں لوگوں کو حملہ کی تیاری کا وقت دیا جاتا تھا؛ اِس کے علاوہ اِسی سے حملہ کی اطلاع بھی دی جاتی تھی، یہ بتانے کے لئے کہ کب اور کس طرح حملہ کرنا ہے اور کب نہیں کرنا ہے۔ مکاشفہ 1:10 اور 1:4 میں، نرسنگا خداوند یسوع مسیح کی آواز کی علامت ہے۔

پولس رسول کرنتھیوں کو میدانِ جنگ میں نرسنگے کی آواز سننے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ وہ خداوند یسوع مسیح کی آواز، خدا کے کلام کو سننے اور سمجھنے کی بات کر رہا ہے۔ خدا اپنے بچوں سے چاہتا ہے کہ وہ کلامِ مقدس کی ہر ایک بات کے ہر ایک لفظ کو خوب اچھی طرح سمجھیں۔ کوئی حوالہ ایسا نہیں جس کی کوئی تشریح نہ ہو؛ یہ سب کچھ اِس طرح لکھا گیا ہے کہ اسے سمجھا جا سکے۔ خدا کا کلام مسیح کی آواز ہے، اور جب مسیح آپ سے ہمکلام ہوتا ہے تو چاہتا ہے کہ آپ اُس کی کہی ہوئی باتیں سمجھیں۔ پس جب خطرہ سے آگاہی کا نرسنگا پھونکا جاتا ہے تو اس کی آواز بہت صاف، دوسری آوازوں سے ممتاز ہوتی ہے تاکہ آپ کو ٹھیک معلوم ہو جائے کہ اِس کے کیا معنی ہیں اور اب کیا کرنا ہے۔

پولس رسول بائبل کی تعلیم کے لئے نرسنگا کی مثال استعمال کر رہا ہے۔ غیر ممتاز یا غیر نمایاں آواز سننے والوں کے لئے مددگار نہیں ہوتی بلکہ سب کو پریشان کر کے الجھن میں ڈال دیتی ہے۔ پولس رسول کے سامنے ایسے ایمانداروں پر مشتمل ایک کلیسیا تھی جو اِس الجھن کا شکار ہے کہ خدا اُن سے کون سے کام کروانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ

انہیں لکھتے ہوئے اِس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ وہ سمجھیں، فوجی نقطۂ نگاہ سے جانیں کہ جب انہیں دشمن کا سامنا ہوتا ہے تب انہیں بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ کیا کرنا ہے اور کس طرح سے کرنا ہے ۔زبانیں فوجوں کو محض الجھن میں ڈال سکتی تھیں......انہیں واضح اور صاف صاف تعلیمات کی ضرورت تھی۔

یہ سوال کہ ''کون لڑائی کی تیاری کرے گا؟'' ظاہر کرتا ہے کہ جنگ قریب آ رہی ہے۔ تیاری کے لئے یونانی لفظ Paraskeuazo skeuazo ہے جس کے معنی ہیں تیار ہونا، آراستہ اور لیس ہونا ۔اس کے معنی یہ ہیں کہ جب آپ کو کسی خاص مہم کا کارروائی کے لئے بلایا جاتا ہے تو آپ کے پاس اس کی تکمیل کے لئے ذرایع اور وسائل ہونے چاہئیں ۔Para اسمِ صفت ہے جس کے معنی ہیں، ساتھ ساتھ ۔اس کے ساتھ استعمال کئے گئے الفاظ کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ کے ہتھیار آپ کے ساتھ ساتھ ہوں ۔جیسے ہی آپ وہ آواز سنتے ہیں اپنے ہتھیار گرفت میں لے لیتے ہیں جو آپ کے پاس ہی پڑے ہوں۔ یہ ایسے مسیحیوں کے لئے ایک نمونہ بن جاتا ہے جو خدا کے کلام کے ذرائع کو اپنے قریب رکھتے ہیں جب بھی انہیں ضرورت پیش آئے ...... وہ کلام کو کسی پاسبان کے ذہن میں نہیں رکھتے ، نہ و طاق پر پڑی بائبل مقدس کے اندر رکھتے ہیں بلکہ اپنی جان کی روحانی سلامتی کے اوزاروں کے ساتھ ہر وقت رکھتے ہیں۔ اُس کی زندگی کے تھیلے میں اُس کی زندگی کے تمام جوابات موجود ہوتے ہیں۔

پولس رسول نرسنگا کی آواز کہتا ہے تا کہ ایماندار اچھی طرح سمجھ کر تیاری کر لیں۔ خدا کے کلام کے معاملات کا واضح نہ ہونا صرف الجھن پیدا کرے گا اور یوں مسیحی زندگی میں ناکامی ہی ہوگی۔

تعلیم کی باتیں

''لیکن کلیسیا میں بیگانہ زبان میں دس ہزار باتیں کہنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اوروں کی تعلیم کے لئے پانچ ہی باتیں عقل سے کہوں۔''

(1 کرنتھیوں 19:14)

پولس کا ارادہ ایسی باتیں سکھانے کا تھا جس دوسرے ایمانداروں کی تعلیمی ترقی ہو۔ یہاں پر استعمال کئے گئے لفظ ''تعلیم'' کا ترجمہ اعمال 25:18 میں ''صحیح صحیح تعلیم'' کیا گیا ہے۔ صاف اور صحیح تعلیم علم کی طرف رہنمائی کرتی ہے؛ الجھی ہوئی تعلیم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ پولس رسول کے مطابق خدا صاف اور صحیح تعلیم کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔

بائبل مقدس کو مسیح کی عقل، پاک روح کی آواز، اور خدا کا کلام کہا جاتا ہے۔ پولس زندگی میں ایک کام کرنے کی خواہش رکھتا ہے: کہ خدا کے کلام کو صاف اور عام فہم بجائے تا کہ لوگوں کو تحریک ملے اور خداوند یسوع مسیح کی محبت کی طرف آئیں تا کہ اُن کی زندگیاں بدلتی جائیں اور وہ مشکلات کے وقت میں سورما بن سکیں۔

ہم خدا کے کلام میں سے ایسے لوگوں کی صاف تعلیم کے پانچ بنیادی اصول اخذ کر سکتے ہیں جو کلیسیا میں عالم......استاد پاسبان کہلاتے ہیں:

1۔ حکم: خدا کا کلام سکھاؤ (2 تیمتھیس 2:4۔ سکھائی جانے والی چیز صرف کلام ہے۔ حکم، معاشرتی مسائل کا سکھانا نہیں ہے، اس سے مراد شخصی نظریات سکھانا نہیں ہے۔ یہ پاسبان استاد کے لئے حکم ہے کہ خدا کے کلام کے معاملات کو صاف صاف بیان کرے، جو کہ زندگی کے معاملات ہیں۔

2۔ تیاری کرنا: مطالعہ کرنا (2 تیمتھیس 15:2)۔ اِس حوالہ میں پولس رسول تیمتھیس کو بتاتا ہے کہ وہ سچائی کا کلام کو درستی سے کام میں لانے کی بابت خدا کو جوابدہ ہے۔ جس لفظ کا ترجمہ ''سچائی کے کلام کو درستی سے کام میں لانا'' کیا گیا ہے اس کے معنی ہیں ایک تلوار بنانا اور انتہائی نمایاں اور سیدھا خط کھینچنا۔ یہ خدا کے کلام کو لینے اور احتیاط اور کمال کے ساتھ اِسے سنبھالنے کی لیاقت ہے۔ یہ مطالعہ کی متقاضی ہے۔

3۔ کاریگر: حکم پر حکم، قانون پر قانون (یسعیاہ 10:28)۔ ہر مسیحی اور بالخصوص ہر ایک پاسبان کو بائبل مقدس کی تعمیر کا کام یعنی ،سچائی پر سچائی تعمیر کرنا سیکھنا چاہئے۔ اگر کوئی نیا مسیحی آپ سے ہدایت لینے آئے تو کیا آپ جانتے ہوں گے کہ اسے کیا سکھانا ہے؟ کیا آپ میں اتنی سمجھ ہوگی کہ خدا اُسے جس جگہ لے جانا چاہتا ہے وہاں تک لے جانے کے لئے کس طرح تحریک دینی ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہوگا کہ زندگی کی تعمیر کے ردّے کس طرح رکھنے ہیں، خدا کے فضل کے ساتھ کس طرح آغاز کرنا ہے اور سب سے پہلے یہ سمجھ کر کہ وہ مسیح میں اپنے اندر کیا رکھتا ہے، نئے ایماندار کو کس طرح اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہے؟

4۔ مقصد: خدمت (افسیوں 16-1:4)۔ پاسبان کا صرف یہ مقصد نہیں کہ لوگوں کو اُن کی آزمائشوں اور دکھوں اور زندگی کے بکھیڑوں کے وقت میں ان سے نمٹنے کے طریقہ کار سکھائے۔ انہیں ایسے مقام پر ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ کچھ حاصل کر سکیں، انہیں عملی بنا سکیں، اپنی خدمت کے لئے انہیں آراستہ کریں، مسیح کے کام میں انہیں اگلے محاذ پر لڑنے والا سپاہی بنائیں۔

5۔ وجوہات: اجر (1 پطرس 4:5)۔ پطرس جن پاسبانوں کو لکھ رہا ہے انہیں

بتاتا ہے کہ اگر وہ ایک بات میں یعنی خدا کا کلام سکھانے میں وفادار ہوں گے......اگر وہ کلام پر نگاہ مرکوز رکھیں گے قطع نظر کہ وہ معروف ہو یا نہ ہو، اگر وہ اِس سے جُڑے رہیں گے، تب ایک روز خداوند انہیں جلال کا تاج بخشے گا۔

ہدایات

''اور اسی نے بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہے اور استاد بنا کر دے دیا۔''(افسیوں 11:4)

چونکہ جملہ کے حصہ ''بنا کر دے دیا'' میں شخصی اسمِ صفت استعمال کیا گیا ہے اس لئے یہاں دینے والے یعنی یسوع مسیح پر زور دیا گیا ہے۔ افسیوں 7:4 کہتی ہے کہ ہم میں سے ''ہر ایک پر مسیح کی بخشش'' ہوئی ہے۔ اگر آپ مسیح یسوع پر ایمان رکھنے والے ایماندار ہیں تو آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب آپ ایمان لائے، تو آپ نے اپنے ایمان کا رُخ اُس کی جانب موڑ دیا مگر اُس نے اپنے فضل کا رخ آپ کی طرف موڑ دیا تھا۔ اور اُس کے منصوبہ میں شامل ہر ایک کام کا آغاز فضل سے ہوتا ہے۔

فضل خدا کا طریقہ کار ہے۔ یہ پہلا پیغام ہے جسے صاف طور سے سنا اور سمجھا جانا چاہئے: نجات صرف فضل ہی سے ملتی ہے؛ یہ خدا کی بخشش ہے (افسیوں 2:8-9) کسی کو نہ تو کبھی بپتسمہ سے نجات ملتی ہے، نہ کلیسیا میں شمولیت سے، نہ دکھ اٹھانے سے، نہ پیسہ دینے سے، اور نہ نیکیاں کرنے سے۔ ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے آپ کو صرف ایک کام کرنے کی ضرورت ہے۔ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیں (اعمال 31:16)۔

''مسیح کی بخشش کے اندازہ کے موافق'' فضل ہوا ہے (افسیوں 7:4) اس کا

مطلب یہ ہے کہ آپ کے لئے خدا کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے۔ جب آپ نے مسیح کو قبول کیا، تو آپ نے ابدی زندگی سے بھی بڑھ کر کچھ حاصل کر لیا تھا۔ افسیوں 1: 3 کے مطابق جس لمحہ آپ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے تھے، آپ کو ہر ایک روحانی برکت'' مل گئی تھی۔ اُس نے آپ کو مالا مال کر دیا تھا! آج آپ کی ضروریات کیا ہیں؟ آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا ہے؟ آپ کو جو کچھ بھی چاہیئے، آپ کا کھاتہ بڑا ہے کیونکہ جب خدا نے آپ کو یسوع مسیح دے دیا تو اُس نے سب کچھ دے دیا۔ اُس نے اپنی قدرت، اپنی راہنمائی، اپنی دولت، اور اپنے سب خزانے آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ کا اور میرا مسئلہ صرف اتنا ہے کہ ہم اُس کلام کی بنیاد پر اپنے چیک نہیں لکھتے جس سے اُس نے ہمارا کھاتہ کھولا تھا۔

''دینا'' کے لئے جس یونانی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ ہے didomi جس کے معنی ہیں فضل کے ساتھ عطا کرنا۔ یہ فعل مضارح اشاراتی جملہ ہے جس کا مطلب ہے کہ جس لمحہ آپ ایمان لائے تھے اسی لمحہ خدا نے آپ کو فضل عطا کر دیا تھا۔ اُسی وقت خدا نے اپنے فضل کی دولت آپ پر انڈیل دی تھی اور ایسے خزانے بھی جو آپ کے تصور کی وسعت سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔

افسیوں 4: 11 میں خدا کی بیش بہا نعمتوں کا ذکر آیا ہے۔ پولس کہتا ہے کہ خدا نے بعض لوگوں کو رسالت کی نعمت دی، بعض کو نبی ہونے کی نعمت دی، اور بعض کو مبشر ہونے کی نعمت دی اور بعض کو چرواہے اور استاد ہونے کی نعمت دی۔ جن لوگوں کو خدا نے یہ سب نعمتیں بخشی تھیں، وہ لوگ بذاتِ خود بھی دوسرے ایمانداروں کے لئے ایک نعمت ہیں۔

خدا نے سب سے پہلے رسولوں اور نبیوں کی نعمتیں عطا کیں۔ یہ لوگ خدا سے براہِ راست مکاشفہ پاتے جس کا مقصد خدا کے منصوبہ کو تحریری شکل میں لانا اور انہیں مستند صحیفوں یعنی بائبل مقدس کے ساتھ رکھنا تھا۔ خدا کے کلام میں سے آپ کو جو کچھ بھی ملتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے آپ کو نبی اور رسول عطا کئے تھے۔ اُس نے پولس، متی، پطرس، یوحنا، یعقوب اور ان کی طرح دیگر لوگ مسیح کے بدن کو تحفتاً پیش کئے تھے۔

رسالت اور نبوت عارضی نعمتیں تھیں۔ جب ایک بار خدا کا کلام مکمل طور سے لکھ لیا گیا، تب ان کی آگے کو کوئی ضرورت نہ رہی اسی لئے وہ پہلی صدی کے آخر تک منظر سے غائب ہو گئے۔

جس طرح خدا نے کلام کی تکمیل اور تحریر کے لئے رسول اور نبی بخشے تھے، اسی طرح مبشر اور چرواہے اور استاد بھی بخشے تا کہ آنے والی نسلوں کو خدا کا کلام بیان کر سکیں۔ مبشر وہ ہوتا ہے جو انجیل کی بشارت دیتا ہے۔ اُس کا مقصد لوگوں کو مسیح کی نجات بخش تعلیم تک لانا ہوتا ہے۔ مبشر کلیسیا کو اِس لیاقت کے ساتھ بخشے گئے کہ وہ انجیل کی بشارت کو اختیار کے ساتھ صاف صاف اور درستی کے ساتھ پیش کریں۔ ہر ایماندار کسی نہ کسی حد تک مبشر ہونے کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ جس شخص نے آپ کو مسیح تک لانے کا کام کیا، اُس شخص کو بھی کسی دوسرے شخص کے وسیلہ مسیح تک رہنمائی ملی تھی، جس نے کسی اور شخص سے راہنمائی پائی تھی اور اُن تمام لوگوں کے پس منظر میں کسی نہ کسی مبشر کی تاثیر پائی جاتی ہے جس میں گناہ اور نجات کے درمیان امتیاز کروانے والی نعت کی لیاقت موجود تھی۔

جملہ کی یونانی ساخت کے مطابق یہاں پر ''چرواہے اور استاذ'' کا اشارہ ایک ہی شخص کی طرف ہے۔ یہ ایک مشترکہ نعمت ہے یعنی ''پاسبان استاذ'' اس کے لئے یونانی لفظ poimen ہے، یہ چرواہے کے لئے استعمال ہونے والا قدیم یونانی لفظ ہے اور Didaskalos اسم ہے جس کا مطلب ہے ''استاذ''۔ مقامی کلیسیا کے پاسبانوں کے لئے بائبل مقدس میں تین مرکزی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

1۔ چرواہا یا ''پاسبان'' یونانی لفظ Poimen سے مشتق ہے۔ چرواہے کا کام بھیڑوں کو خوراک دینا ہے۔ پاسبان خدا کے کلام کی تعلیمی خدمت کے وسیلہ ایمانداروں کو خوراک دیتا ہے۔ یسوع مسیح نے یوحنا کی انجیل 21:15-17 میں پطرس کو تین بار اِس کام کی دعوت دی کہ اُس کی بھیڑیں چرائے۔ اِسی کام کا عکس بعدازاں 1 پطرس 5:14 میں بھی ملتا ہے جب پطرس تعلیمی خدمت کی اہمیت کو پاسبان کی ترجیح کے طور پر بیان کرتا ہے۔

2۔ بزرگ۔ اس کے لئے لفظ presbuteros ہے، یہ لفظ بزرگوں اور پختہ عمر کے لوگوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ ''بزرگ'' مقامی کلیسیا میں پاسبان کی تعظیم اور اس کے اختیار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ منصب 1 تیمتھیس 5:17 اور 1 پطرس 5:1 جیسے حوالہ جات میں استعمال کیا گیا ہے۔

3۔ نگران/ نگہبان، یہ یونانی زبان کے لفظ episkopos سے اخذ کردہ ہیں اور کنگ جیمز ورژن میں اس کا ترجمہ ''بشپ'' جبکہ اُردو بائبل میں ''نگہبان'' کیا گیا ہے۔ یہ یونی زبان میں Epi یعنی ''اوپر'' اور ekopeo یعنی ''نظر رکھنا یا مشاہدہ کرنا'' کا مرکب لفظ ہے۔ قدیم یونانی معاشرے میں یہ لفظ گاؤں کے محافظ یعنی پہرہ دار کے

لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ گاؤں کے لوگ انتہائی چاک و چوبند شخص ڈھونڈتے تھے جسے زبردست جنگی مہارت حاصل ہوتی تھی اور اُس شخص کو ہی episkopos یعنی نگہبان بنایا جاتا تھا۔ وہ ایک سپاہی پر مشتمل پولیس فورس ہوتی تھی جس کا کام امن اور سکون کو یقینی بنانا تھا۔ جب وہاں سے جرائم پیشہ لوگ حملہ آور ہوتے تو اِس شخص کو پیشقدمی کرنا پڑتی تھی ۔ وہ گاؤں کا محافظ ہوا کرتا تھا جس طرح پاسبان مقامی کلیسیا کا محافظ یا نگہبان ہوتا ہے ۔ پاسبان ، ایسا محافظ ہوتا ہے جس کے پاس بھیڑوں کی حفاظت کا اختیار ہوتا ہے ۔ یہ لفظ 1 پطرس 5: 1 اور 1 تیمتھیس 3: 1 جیسی آیات میں استعمال کیا گیا ہے۔

پاسبان استاد بننے کے لئے کیا چیز درکار ہوتی ہے؟ پاسبان استاد ہونے کے لئے ایک چیز بہت ضروری ہے کہ اُس میں روحانی نعمت ہو۔ اُس کی خدمت کے لئے ضروری ہتھیاروں میں درج ذیل ہتھیار ہیں:

1۔ شخصی روحانی ترقی ۔ پاسبان استاد کو بذاتِ خود بھی بنیادی علمی شعور کے درجہ پر ہونا چاہئے کیونکہ کوئی شخص جہاں کبھی خود نہ گیا ہو وہاں دوسروں کو بھی نہیں لے سکتا۔ اگر اُس کے پاس برکت دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو کسی کو برکت نہیں دے سکتا۔ جو باتیں وہ خود نہیں جانتا اُنہیں اوروں کو کس طرح سکھا سکتا ہے۔ اُسے اپنی شخصی روحانی ترقی کے لئے ایک تربیتی دورانیہ کی ضرورت ہوتی ہے جس میں وہ بنیادی باتیں سیکھتا ہے۔

2۔ تعلیمی یا درسی تیاری۔ اُس کی تعلیمی تیاری میں کم از کم تین درسی شعبہ جات شامل ہونے چاہیں: تاریخ، بائبل کی زبانیں، اور نظاماتی تھیولاجی ۔ اُسے تاریخ کی

کچھ سمجھ بوجھ ہونی چاہیئے تا کہ بائبل کی تشریح اُس دور کے متن میں کی جا سکے جس میں وہ لکھی گئی تھی۔ اُسے زبانوں پر بھی کچھ مہارت حاصل ہونی چاہیئے تا کہ بائبل کی تعلیمات کو درستی کے ساتھ پیش کر سکے۔ لوگ کسی حوالہ سے متعلق الجھن کا شکار ہو کر اُس کے پاس آئیں گے اور سوال کریں گے کہ، اِس بات کا آخر کیا مطلب ہے؟ اُسے اِس لائق ہونا چاہیئے کہ متن میں سے جواب ڈھونڈ کر انہیں بتا سکے۔ بائبل کا کوئی ایسا حصہ نہیں جس کی بابت تلاش کر کے جواب دینے کا وہ پابند نہ ہو۔ اُسے نظاماتی تھیولاجی کے لئے کچھ تیاری کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اُسے پورا پورا اندازہ ہونا چاہیئے کہ بائبل کیا تعلیم دے رہی ہے۔

3۔ دیانتداری۔ پاسبان استاد کو خدا کی بابت حساس ہونا چاہیئے نہ کہ انسانوں کی بابت۔ اُس میں قوتِ برداشت ہونی چاہیئے تا کہ اُسے اِس بات کی پرواہ نہ ہو کہ لوگ اُسے پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ اُس کی فکر یہ ہو کہ خدا پر بھروسا کرے اور اُس کے ساتھ دیانتدار رہے جس نے اُسے بلایا ہے۔

حزقی ایل 34 باب میں خدا نے ساتھ فرائض مقرر کئے جن کی بابت ہر ایک پاسبان جوابدہ ہے۔ بھیڑوں کو چرانا، بیماروں کو قوت اور شفا دینا، شکستہ دلوں کو تسلی دینا، منتشر ہونے والوں کو اکٹھا کرنا، کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنا، اور بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچانا۔

منصوبہ

"تا کہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے" (افسیوں 12:34)

پولس رسول کیوں خدا کی طرف سے نعمت کے طور پر فراہم کیئے گئے اُن لوگوں کی اہمیت پر زور دیتا ہے جو خدا کا کلام لکھیں گے اور بیان کریں گے؟ وہ ہمیں 12 ویں آیت میں بتاتا ہے۔ پولس رسول تین جملوں کے ساتھ خاکہ کشی کر کے بتاتا ہے کہ اِس کا مقصد کیا ہے: ''تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں''، ''خدمت گزاری کا کام کیا جائے''، ''اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔''

اِس جملہ کی ساخت انتہائی مضبوط ہے کیونکہ اس کا آغاز ایک اسمِ صفت یعنی pros سے ہوتا ہے جس کے معنی ہیں، ''آگے نگاہ رکھتے ہوئے یا پیش بینی کرتے ہوئے'' خدا نے کلیسیا کو ایسے لوگ دیئے جو کلام بیان کریں گے کیونکہ خدا کے پاس ایک منصوبہ اور ایک ارادہ ہے۔ اُس کی نظر اِس بات پر تھی کہ مقدس لوگ کامل کیئے جائیں۔ یہاں پر ''کامل'' کرنے کے لئے یونانی لفظ katartizo استعمال کیا گیا ہے جسے عموماً طبّی دنیا میں ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے کے لئے اصطلاحاً استعمال کیا جاتا تھا۔ قدیم زمانہ کے تاجر اِسے اِن معنوں میں استعمال کرتے تھے کہ ''فروخت کے لئے سامان کی فوری دستیابی کو ممکن بنایا جائے۔'' قدیم فوجوں کے درمیان بھی یہی لفظ استعمال کیا جاتا تھا جس سے مراد فوجیوں کو سامانِ رسد کی فراہمی ہے۔ اِس حوالہ میں یہی آخری نظریہ پایا جاتا ہے۔

آپ فوج ہیں۔ آپ کو ہر روز نکل کر دیکھے اور اندیکھے دشمنوں کے خلاف روحانی جنگ لڑنی ہوتی ہے۔ آپ کو ضرورت کے ہتھیار اور سامان کون فراہم کرے گا؟ یہ خدا کے کلام سے حاصل ہوتے ہیں۔ خدا کی مرضی میں یہ بات شامل تھی کہ مقامی کلیسیا میں خدا کا کلام سکھایا جائے گا تاکہ جب آپ دنیا میں جاتے ہیں تو آپ

کے پاس زندگی کے تمام سوالوں کے جوابات موجود ہوں، آپ اُس دنیا کو سمجھ سکیں جس میں زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ اِسی بات کو ''مقدسوں کا کامل کیا جانا'' کہتا ہے۔ بائبل مقدس کی متواتر اور باقاعدہ تربیت کے بغیر آپ کامل نہیں ہو سکتے؛ اور کامل ہوئے بغیر آپ کبھی بلوغت اور پختگی تک نہیں پہنچ سکے؛ اور اگر بلوغت کی کمی ہو تو آپ کبھی اپنی زندگی میں خدا کے منصوبہ کو پورا نہیں کر سکیں گے۔

دوسرے جملے میں لفظ Pros کی بجائے eis استعمال کیا گیا ہے۔ Eis لفظ ہمیں بتاتا ہے کہ ''خدمت گزاری کا کام کرنے والا'' پاسبان نہیں ہے، اب یہ کام مقدسوں کو کرنا ہے۔ پاسبان تعلیم کیوں دیتا ہے؟ تاکہ گلہ میں شامل لوگوں کو آراستہ کر سکے۔ اور لوگوں کو سامان سے لیس یا آراستہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک شخص انفرادی طور سے اپنی خدمت کا کام کر سکے۔ یہاں پر ''خدمت گزاری کے کام'' کو درحقیقت ایماندار کی خدمت کے کام کے معنوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہر ایماندار کو آراستہ ہونا ضرور ہے تاکہ خدمت کے تین شعبوں میں کام مکمل کر سکے:

1۔ <u>کہانت</u>: ہر ایماندار خدا کا کاہن ہے؛ ہر ایماندار کو حق حاصل ہے کہ خود کو خدا کے فضل کے تخت کے سامنے پیش کرے (1 پطرس 2:5، 9)، اور اقرار اور پاک ہونے کے وسیلہ (1 یوحنا 1: 9) خدا کی حضوری میں زندگی گزارے۔

2۔ <u>ایلچی ہونا</u>: ہر ایماندار ایمان نہ رکھنے والی دنیا میں ایلچی ہے۔ خدا نے ہمیں ازسرِ نو میل ملاپ کی خدمت سونپی ہے تاکہ ہم مسیح کے ایلچی کی حیثیت سے خدمت کریں (2 کرنتھیوں 5:17-20)۔ ہر ایماندار کی یہ ذمہ داری ہے کہ جب لوگوں سے ہر روز اُس کی ملاقات ہوتی ہے اُس کے سامنے مسیح یسوع کی نمائندگی کرے۔

3۔خدمت: ہر ایماندار مسیح کے بدن کا خادم ہے۔ ہر ایماندار کو مسیح یسوع پر ایمان لاتے وقت روحانی نعمت دی جاتی ہے (1 کرنتھیوں 12:4-7)۔ یہ نعمت ہماری زندگیوں میں خدا کے منصوبہ کی خاکہ کشی کرتی اور اِس سوال کا جواب دیتی ہے کہ خدا مجھ سے کیا کام کروانا چاہتا ہے؟ یہ کام روح کی نعمت کے باعث ہی ہوتا ہے کہ مسیح کا بدن......کلیسیا......ترقی کرتی اور مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

اس آیت میں جملے کا تیسرا حصہ ''کہ مسیح کا بدن ترقی پائے'' پاسبان کی تعلیمات کا ہدف اور ایماندار کی خدمت کا مقصد بیان کرتا ہے۔کوئی پاسٹر تنِ تنہا مسیح کے بدن کو ترقی نہیں دے سکتا۔ ساری دنیا کے پاسبان مل کر بھی مسیح کے بدن کو اپنے آپ ترقی نہیں دے سکتے۔ مسیحیوں کو اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ بشارتی تعلیم کے لئے پاسبان کا انتظار کریں، کہ وہ اُن کی اصلاح کرے اور اُن سب کی ضروریات کے لئے سب کچھ کرے۔ یہ حوالہ کہتا ہے کہ پاسبان جماعت میں کلام کرے تا کہ جماعت کے اراکین انفرادی طور سے خدمت کے لئے نکل سکیں۔ جب بہت سے لوگ انفرادی طور سے ایسا کرتے ہیں تو زمین پر کام کرنے کے لئے بدن تشکیل پاتا ہے۔

مقاصد:

''جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔'' (افسیوں 13:4)

اِس خدمت کا کیا مقصد ہے جو ایمانداروں کو خدمت کے ساز و سامان سے

لیس کرتی ہے تاکہ حتمی طور سے مسیح کے بدن کی ترقی ہو سکے؟ یہاں پر ترجمہ کیا گیا لفظ attain ہے جس کے معنی ہیں کسی مقصد یا ہدف کے حصول کے ساتھ چمٹے رہنا۔ وہ عظیم مقصد کیا ہے جو لوگوں کے اندر مثبت جذبہ کے ساتھ درست اور صاف تعلیمات کی وجہ سے حاصل ہو جائے گا؟ یک جہتی۔

کلامِ مقدس میں یک جہتی یا یگانگت کے لئے تین مثالیں پائی جاتی ہیں:

1۔حالتی یگانگت (افسیوں 4:3-6)۔ پولس ہمیں بتاتا ہے کہ ''روح کی یگانگت صلح کے بند سے'' بندھی رہے۔ یہ یگانگت کس بات پر تعمیر ہوتی ہے؟ اِس حقیقت پر یہ ایک ہی بدن ہے جو خداوند مسیح یسوع پر ایمان لانے والے ہر ایک شخص کے ساتھ تشکیل پاتا ہے؛ ایک ہی روح ہے، یعنی خدا کا پاک روح؛ ایک ہی امید ہے؛ یعنی ابدی زندگی کی امید؛ ایک ہی خداوند ہے یعنی خداوند یسوع مسیح؛ ایک ہی ایمان ہے یعنی خدا کے کلام پر ایمان؛ اور ایک ہی بپتسمہ ہے یعنی روح القدس کا بپتسمہ۔ ہر مسیحی کے لئے ایک حالی یگانگت ہے۔ ہم سب مسیح میں ایک ہیں اور ''سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب سے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔''

2۔عملی یگانگت (اعمال 1:14)۔ سب مسیحیوں کی حالتی یگانگت تو ہے، مگر سب مسیحیوں کی عملی یگانگت نہیں ہے۔ عملی یگانگت اُسی صورت ممکن ہے جب ایسے لوگ جو تعلیمی اعتبار سے نامتفق ہیں وہ ایک عمومی مقصد پر اکٹھے ہو جائیں جن میں دعا اور بشارتی خدمت شامل ہیں۔ اگر آپ کے اغراض و مقاصد ایک ہوں اور آپ اصولوں پر سمجھوتہ نہ کرتے ہوں تو آپ مختلف جماعتوں اور فرقوں کے ساتھ عملی یگانگت رکھ سکتے ہیں۔

3۔ تعلیمی یگانگت (افسیوں 4:13)۔ جب پولس ''ایمان کی یگانگت'' کی بات کرتا ہے تو اُس مقصد کی بات کرتا ہے جو ایسا ایمان ہے جو......اُن مانی گئی تعلیمات پر مشتمل ہے......جس سے یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، مسیحیوں میں تعلیمی مضبوطی اور عملی تاثیر خدا کے کلام کی بابت اُن کے ادراک کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یگانگت ''خدا کے بیٹے کی پہچان'' ہے۔ یہ محض تدریسی علم نہیں ہے۔ اس کے لئے یونانی لفظ epignosis ہے یعنی وہ علم جس کا اطلاق کیا گیا ہو۔

مسیحیوں اور مسیحی تنظیموں کے مابین مختلف قسم کے تضادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ جن تعلیمات کی حالت پر کھڑے ہوتے ہیں وہ تجربہ کی آگ میں سے گزری نہیں ہوتیں، اُن کا علم صرف انسانی سوچ، معلومات، اور غیر روحانی تجربہ سے حاصل کردہ ہوتی ہیں۔ حتمی مشاہدہ کے مطابق صرف ایک بات ہے جو کارآمد ہوتی ہے یعنی، مستقل مزاجی، اور زندگی کی روٹی سے دیانتداری کے ساتھ کھانا۔ جب خدا کے کلام اور ایمان کا امتزاج ہوتا ہے تو کام ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب لوگ ایمان کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو تعلیم پائی ہو اس کا اطلاق کرتے ہیں اور یہ کام کرتا ہے، ذرا بوجھیں کہ کیا چیز ہے؟ اُن سب میں تعلیمی یگانگت ہوتی ہے؛ اُن میں اتفاق ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کے پاس ایسی چیز ہے جو فی الحقیقت کارآمد ہے۔

خدا کے بیٹے کی یہ عملی پہچان روحانی بلوغت تک پہنچاتی ہے۔ اِس میں سے ایک اصول دیکھیں: ہم صرف علم کی بنیاد پر بلوغت حاصل نہیں کر سکتے؛ ہم بلوغت صرف اور صرف علم کے اطلاق کے انداز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں جب باتوں کا علم ہو

انہیں استعمال میں لانا چاہیئے ؛اِن سب کو عملی ہونا چاہیئے ؛ اِسے ہماری زندگی بھر ہمارے ساتھ ساتھ رہنا چاہیئے۔ اِسے خاندانوں میں کام کرنا چاہیئے ،نوکری کی جگہ پر اور روزمرہ زندگی میں کام کرنا چاہیئے۔اور جب ہم بالغ ایماندار بن جاتے ہیں تو ہم مسیح کے قد کے اندازے تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بات ہمیں یاد دلاتی ہے کہ یسوع مسیح کا ارادہ تھا کہ ہمیں کثرت کی زندگی دے۔ یہاں جس زندگی کی بات کی جا رہی ہے ایسی کثرت کی زندگی ہے جس میں مسیح کو ہمارے اندر زندہ رہنے کا موقع دیا گیا ہو۔

خطرہ

تا کہ ہم آگے کو بچے کہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری اور مکاری کے سبب سے ان کے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف ہر ایک تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اچھلتے بہتے نہ پھریں۔" (افسیوں14:4)

خدا کی خواہش یہ ہے کہ اس کے فرزند نشو ونما پائیں۔ یہاں ''بچوں'' کے لئے جو لفظ آیا ہے وہ یونانی زبان میں nepios ہے جو کہ شیر خوار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایسے ایماندار کی بابت بات کرتا ہے جو کئی سال سے ایماندار ہے مگر اُس نے نشو ونما نہ پائی ہو۔ یہ ایسا بچہ ہے جسے اب بچہ نہیں رہنا چاہیئے تھا۔

پولس کہتا ہے کہ ایسا شخص تعلیم کے جھوکوں سے اچھلتا بہتا پھرتا ہے۔ اگر ہوا اور پانی مل کر چل رہے ہوں تو ان سے زیادہ ہلچل اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوتی ۔وہ ایماندار جو آج اِس نئے نظریہ اور کل دوسرے نئے نظریہ کے پیچھے بھاگتا ہے ،وہ مسلسل یہاں وہاں اچھلتا بہتا پھرتا ہے کیونکہ اُسے سمجھ نہیں ہوتی کہ خداوند کی بابت بولنے والوں میں سے حقیقی نظریات ومحرکات کس کے ہیں۔

"آدمیوں کی بازیگری" کا ذکر کرتے ہوئے پولس رسول ایک قدیم اصطلاح استعمال کرتا ہے جس کے معنی ہیں، کسی کھیل میں ہاتھ کی صفائی دکھانا۔ پولس کہتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو لفظوں کو اس طرح استعمال کرتے ہیں گویا آپ کے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہے ہوں، اور اپنی جیت کو یقینی بناتے ہیں۔ اس لئے وہ فریب اور مکاری کے من گھرٹ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لفظ "مکاری" کے لئے استعمال ہونے والا craftiness ایک مرکب لفظ ہے جس کے معنی ہیں، کسی بھی کام کرنے کی خواہش یا ارادہ۔ اِس سب سے بڑھ کر وہ گمراہ کرنے والے "منصوبے" یعنی "methodeia" استعمال کرتے ہیں، یہ ایسا لفظ ہے جس کے معنی ہیں طریقہ کار یا حکمتِ عملی۔

پولس رسول ہارنے والے شخص کی تشریح کر رہا ہے، یعنی ایسا شخص جو خدا کے کلام کی بابت درست تعلیم نہیں رکھتا، وہ ہر ایک جھوٹی تعلیم میں پھنس سکتا ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ آپ زندگی میں متزلزل ہوں۔ اُس کی آپ کے لئے یہ خواہش ہے کہ آپ اپنے پاؤں مضبوطی کے ساتھ سچائی کی چٹان پر جمائے رکھیں۔ آپ کو ثابت قدمی صرف اِسی پر ملے گی۔ اور جس وقت آپ کے اردگرد ساری دنیا الجھن میں پڑی ہو گی، تب آپ جانیں گے کہ یہاں کیوں ہیں، آپ کہاں جا رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ مگر نشو ونما کے بغیر آپ یہ کام نہیں کر سکتے، خدا کے کلام کی تعلیمات میں سے زندگی کی بابت سیکھے بغیر ایسا نہیں کر سکتے۔

مطابقت

"بلکہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے

ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔جس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اس تاثیر کے موافق جو بقدرِ ہر حصہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تاکہ محبت میں اپنی ترقی کرتا جائے۔" (افسیوں4:15-16)

مقامی کلیسیا کی ترجیح: محبت کے ساتھ سچ بولنا۔ یہ خدا کے کلام سے صادر ہونے والی محبت کی گفتگو ہے۔"بولنا" فعل حال ہے جس کا اشارہ مستقل سکھانے اور سچائی کو برقرار رکھنے، اور سچائی پر بلا جھجک قائم رہنے کی طرف ہے۔آپ خدا کا کلام لوگوں کے سر پر مسلط نہیں کرتے۔آپ تو صرف کلام پر قائم رہتے ہیں اور لوگوں کو اپنے حصے کا کلام قبول کرنے کا موقع دیتے ہیں۔اور آپ اِس کو محبت کے طور پر کرتے ہیں؛ آپ میں محبت فضل اور سچائی کا توازن پایا جاتا ہے۔

ہر ایماندار کو مسیح میں "بڑھنا" ضرور ہے۔یونانی لفظ Auxano کا اشارہ کسی ایسی چیز کی فطری نشوونما کی طرف ہے جسے مناسب خوراک ملتی ہو۔جب ہم کلامِ مقدس سے مناسب غذا لیتے ہیں، تو ہم بھی دیگر تمام چیزوں کی طرح مسیح کے مشابہ ہو جاتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری زندگی کے تمام شعبہ جات مسیح کے زیر اختیار آتے ہیں جسے یہاں پر "سر" کہا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یسوع مسیح ہماری زندگیوں کا واحد اور حتمی مختار بن جاتا ہے۔

آخر کار، سولھویں آیت میں ہم مسیح کے بدن کی کارکردگی دیکھتے ہیں۔اِس تعلیمی مثال میں روحانیت اور جسمانیت کا موازنہ کرتے ہوئے پولس رسول بدن کے سر کی بابت بات کرتا ہے۔مسیح کلیسیا کا مختار ہے۔اُس کے بدن میں ہوتے ہوئے ہم سب ایک خاص عمل کے تحت اراکین ہیں۔ہم سب اہم ہیں...... پاؤں کے تلوے تک۔

جب ہم خداوند کے اختیار کو خدا کے کلام کی تعلیمات کی روشنی میں سیکھتے ہیں، تو سارے بدن کو ایک یکساں عمل میں اکٹھا دیکھتے ہیں۔ مگر پولس جب یہ کہتا ہے کہ "جس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اس تاثیر کے موافق جو بقدرِ ہر حصہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے" تو اُس کا کیا مطلب ہے؟

آپ اپنے بدن کو دیکھیں۔ آپ کا ہاتھ بھی اہم ہے اور آپ کا منہ بھی اہم ہے......اُن دونوں کا اپنا اپنا کام ہے۔ آپ کا ہاتھ کس طرح کھانا منہ تک لے جاتا ہے؟ آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کو کون سی چیز کھانے کی ضرورت ہے اور آپ کا ہاتھ اِس کام کو پورا کرتا ہے۔ مگر آپ کا ہاتھ اپنے آپ منہ تک نہیں جا سکتا۔ آپ کے بدن میں ایسے اعضا ہیں جو ہاتھ کو حرکت کرنے میں مدد دیتے ہیں......آپ کے بدن میں جوڑ اور پٹھے ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب ایک جوڑ کے گرد کام کرتے ہیں اور آپ کسی جوڑ کے بغیر پٹھے سے کام نہیں لے سکتے۔

پولس یہاں اِس حوالہ میں جوڑوں اور بدن کے اعضا کے درمیان فرق واضح کرتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جو نظریہ وہ ہمیں سمجھانا چاہتا ہے......یعنی خدا کے کلام کو بیان کرنے کا نظریہ۔ پولس کی تصور کشی میں، جوڑ پاسبان استاد ہیں۔ یہاں سے ایک اصول اخذ کریں: مسیح کے بدن کا کوئی حصہ خدا کے کلام کی تعلیمات کے بغیر ٹھیک طرح سے کام نہیں کرے گا۔

یاد رکھیں کہ پولس نے 11-12 ویں آیات میں کیا کہا ہے کہ کلام کی تعلیمات کی نعمت مقدسوں کو کامل کرنے کے لئے تشکیل دی گئی ہے۔ اب وہ بدن کی اِس مثال کی طرف آتا اور کہتا ہے کہ "جس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہے" اور

جوڑ بدن میں مضبوط کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر آپ مضبوط پٹھے بنانا چاہیں، تو آپ کو جوڑوں پر کام کرنا ہوگا۔ اسی لئے وہ کہتا ہے کہ جب استاد (جوڑ) درستی سے کلام سکھاتے اور تعلیم مہیا کرتے ہیں، تو ہر ایک عضو میں انفرادی طور سے درست کام ہوتا ہے۔

آپ اپنی جنگ کی تیاری کس طرح کریں گے؟ آپ کو نرسنگے کی صاف آواز کو سننا ہے۔ آپ خدا کے کلام کو جتنا زیادہ سمجھیں گے اُسی قدر آپ کی زندگی بھی درست اور واضح ہوتی جائے گی۔ زندگی کی مشکلات صرف اُس وقت مشکلات رہتی ہیں جب آپ کے پاس اِن کا جواب نہ ہو۔ بائبل مقدس میں آپ کی زندگی میں آنے والی ہر ایک مشکل کا جواب موجود ہے: آپ کی تنہائی، آپ کی مالی مشکلات، آپ کا ڈر خوف، آپ کے گناہ، ہر ایک بات کا جواب موجود ہے۔ خدا کے پاس آپ کے تمام سوالات کا جواب موجود ہے کہ آپ کو کہاں جانا اور کیا کرنا ہے۔ مگر جوابات صرف خدا کے مقررہ وقت میں ملتے ہیں، اُس کے کلام کی تعلیمات کے وسیلہ۔

پبلشر

فیصل جان، پاسٹر آف گریس بائبل چرچ عارف والا، پاکستان

www.gbcpakistan.org

Email:gracebiblechurchpakistan@gmail.com

مزید معلومات کیلئے رابطہ: مبشر کرِس ہیرس 0301-7314080